تفسیر دُرِّ منثور مترجم

جلد اوّل

تالیف

امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ متن قرآن

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

سید محمد اقبال شاہ ○ محمد بوستان ○ محمد انور مگھالوی

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی ○ پاکستان

نام کتاب	تفسیر درمنثور مترجم (جلد اول)
مصنف	امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ متن قرآن مجید	ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
مترجمین	مولانا سید محمد اقبال شاہ، مولانا محمد بوستان، مولانا محمد انور مگھالوی
	من علماء دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
زیرنگرانی	ادارہ ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف
	قاری اشفاق احمد خان، انور سعید، لاہور
سال اشاعت	نومبر 2006ء
ناشر	الحاج محمد حفیظ البرکات شاہ
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z 31
قیمت	-/3000 روپے سیٹ

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

طرف ہم کیسے ان سے ڈھانچہ تیار کرتے ہیں۔

امام حاکم نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نُنْشِزُهَا کو زاء کے ساتھ پڑھا تھا۔ حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے (1)۔

امام الفریابی، سعید بن منصور، مسدد، عبد بن حمید اور ابن المنذر نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کَیْفَ نُنْشِزُهَا کو زاء کے ساتھ پڑھتے تھے اور زید نے اپنے مصحف میں اس پر نقطہ ڈالا تھا (2)۔

امام مسدد نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نُنْشِزُهَا کو زاء کے ساتھ لکھا ہے۔

امام الفریابی، سعید بن منصور اور عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کئی طریق کے ذریعے روایت کیا ہے کہ وہ نُنْشِزُهَا کو زاء کے ساتھ پڑھتے تھے (3)۔

امام ابن المنذر نے حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اس کو راء کے ساتھ پڑھا ہے۔ عبد بن حمید نے الحسن سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن جریر نے السدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نُنْشِزُهَا کا معنی ہے نحرکھا یعنی ہم انہیں حرکت دیتے ہیں (4)۔

حضرت ابن زید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اس کا معنی ہے ہم کیسے انہیں زندہ کرتے ہیں۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ پڑھا فرمایا انہیں یہ کہا گیا تھا (5)۔

امام سعید بن منصور اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ قَالَ اَعْلَمُ پڑھتے تھے اور فرماتے تھے ابراہیم سے افضل نہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ...... (6)

ابن جریر نے ہارون سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابن مسعود کی قرأت میں قیل اعلم ان اللہ تھا یعنی امر کا صیغہ تھا (7)۔

امام ابن ابی داؤد نے المصاحف میں اعمش رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عبد اللہ کی قرأت میں قیل اعلم تھا۔

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّیَطْمَىِٕنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ

1۔ متدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 255 (2918) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ سنن سعید بن منصور، جلد 3، صفحہ 967
3۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 971
4۔ تفسیر طبری زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 54
5۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 56
6۔ سنن سعید بن منصور، جلد 3، صفحہ 967
7۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 56

يَأْتِيْنَكَ سَعْيًا ۭ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶۰﴾

"اور یاد کرو جب عرض کی ابراہیم نے اے میرے پروردگار دکھا مجھے کہ تو کیسے زندہ فرماتا ہے مردوں کو، فرمایا (اے ابراہیم) کیا تم اس پر یقین نہیں رکھتے۔ عرض کی ایمان تو ہے لیکن (یہ سوال اس لئے ہے) تاکہ مطمئن ہو جائے میرا دل، فرمایا تو پکڑ لے چار پرندے پھر مانوس کر لے انہیں اپنے ساتھ پھر رکھ دے ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا پھر بلا انہیں چلے آئیں گے تیرے پاس دوڑتے ہوئے اور جان لے یقیناً اللہ تعالیٰ سب پر غالب بڑا دانا ہے"۔

امام ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے العظمہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک مردہ شخص کے پاس سے گزرے، کہتے ہیں کہ ساحل سمندر پر ایک حبشی مرا پڑا تھا۔ آپ نے دیکھا کہ اسے سمندر کے جانور نوچ رہے ہیں، درندے اور پرندے اسے کھا رہے ہیں، اس وقت حضرت ابراہیم نے کہا اے میرے پروردگار یہ سمندر کے جانور، یہ درندے، پرندے اس انسان کو کھا رہے ہیں، پھر یہ بھی مر جائیں گے اور پوشیدہ ہو جائیں گے پھر تو انہیں زندہ کرے گا، پس تو مجھے دکھا کہ تو انہیں کیسے زندہ کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم کیا تجھے یقین نہیں ہے کہ میں مردوں کو زندہ کرسکتا ہوں؟ حضرت ابراہیم نے عرض کی یا رب مجھے یقین ہے لیکن یہ اس لئے عرض کیا ہے تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے اور میں تیری نشانیاں دیکھ لوں اور جان لوں کہ تو میری عرض کو قبول فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا چار پرندے پکڑ لے۔ پھر ان کے ساتھ وہ کیا گیا جو کیا گیا۔ پرندے جو آپ نے پکڑے تھے وہ یہ تھے مرغ، مور، شتر مرغ اور مرغابی۔ آپ نے ان کے دو مختلف حصے کئے پھر چار پہاڑوں کے پاس آئے اور ہر پہاڑ پر دو مختلف حصے رکھ دیئے۔ پھر آپ وہاں سے پیچھے ہٹ آئے اور ان پرندوں کے سر آپ کے قدموں کے نیچے تھے۔ آپ نے اسم اعظم پڑھ کر انہیں بلایا تو ہر نصف اپنے دوسرے نصف کے پیچھے چلا گیا اور ہر پر اپنے جسم کی طرف چلا گیا پھر بغیر سروں کے اڑتے ہوئے آپ کے قدموں کے پاس آئے۔ وہ اپنی گردنوں کے ساتھ اپنے سر چاہتے تھے۔ آپ نے پاؤں اٹھائے تو ہر پرندے نے اپنی گردن اپنے سر پر رکھی اور پہلے کی طرح ٹھیک ہو گئے وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں وہ اپنی چاہت پر قادر ہے (حَكِيْمٌ) اپنے ارادوں کو پختہ کرنے والا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن جریج عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت ابراہیم ایک راستہ پر چل رہے تھے جس پر ایک مردار گدھا پڑا تھا۔ اس پر پرندے اور درندے بیٹھے تھے۔ وہ اس کا گوشت نوچ چکے تھے اور اس کی ہڈیاں باقی تھیں۔ آپ کھڑے ہو گئے اور تعجب کرنے لگے۔ پھر کہا اے میرے پروردگار! مجھے معلوم ہے کہ تو اس کو ان درندوں اور پرندوں کے بطنوں سے جمع کرے گا، اے میرے پروردگار مجھے دکھا دے کہ تو کیسے مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تجھے یقین نہیں ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی کیوں نہیں یقین ہے

لیکن خبر دیکھنے کی طرح نہیں ہوتی (1)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے عرض کی کہ مجھے دکھا کہ تو کیسے مردوں کو زندہ کرتا ہے؟ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب آپ اپنی قوم کی اذیتوں سے دوچار تھے۔ آپ نے عرض کی اے میرے پروردگار مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا تو ملک الموت نے اجازت طلب کی کہ وہ ابراہیم کو اس بات کی بشارت دیں، ملک الموت کو اجازت دی گئی۔ وہ ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کے لئے آئے تو ابراہیم علیہ السلام گھر پر نہیں تھے۔ حضرت ملک الموت ان کے گھر میں داخل ہو گئے۔ حضرت ابراہیم انتہائی غیرت مند شخص تھے۔ چونکہ آپ گئے تھے تو گھر کا دروازہ بند کر کے گئے تھے۔ جب واپس آ کر گھر میں ایک شخص کو پایا تو اسے پکڑنے کے لئے اس پر حملہ کر دیا اور پوچھا تجھے میرے گھر میں داخل ہونے کی اجازت کس نے دی تھی۔ ملک الموت نے کہا اس گھر کے مالک نے مجھے اجازت دی تھی، ابراہیم علیہ السلام نے کہا تو نے سچ کہا ہے، آپ پہچان گئے کہ یہ ملک الموت ہے، حضرت ابراہیم نے پوچھا تو کون ہے، ملک الموت نے کہا میں ملک الموت ہوں، آپ کو بشارت دینے کے لئے آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا خلیل بنایا ہے، حضرت ابراہیم نے اللہ کی حمد بیان کی اور کہا اے ملک الموت تو مجھے دکھا کہ تو کفار کی روحیں کیسے قبض کرتا ہے؟ ملک الموت نے کہا اے ابراہیم تو ایسا منظر دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضرت ابراہیم نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت ملک الموت نے کہا ادھر چہرہ دیکھو، آپ نے چہرہ دوسری طرف کیا، تھوڑی دیر بعد پھر دیکھا تو ایک سیاہ شخص ہے جس کا سر آسمان میں پہنچتا ہے، اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں، اس کے جسم کے بالوں میں سے ہر بال ایک انسان کی شکل میں ہے اور اس کے منہ اور کانوں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں، حضرت ابراہیم کو یہ منظر دیکھ کر غشی طاری ہوگئی پھر افاقہ ہوا تو ملک الموت اپنی پہلی حالت میں آچکے تھے۔ حضرت ابراہیم نے کہا اے ملک الموت اگر کافر کو موت کے وقت کوئی مصیبت اور غم لاحق نہ بھی ہو تو تیری یہ صورت اس کے لئے کافی ہے، اب مجھے دکھا کہ تو مومنین کی ارواح کیسے قبض کرتا ہے؟ ملک الموت نے کہا چہرہ ادھر کرو، آپ نے چہرہ دوسری طرف کیا، تھوڑی دیر بعد دیکھا تو آپ ایک انتہائی حسین وجمیل جوان کی طرح کھڑے ہیں، سفید لباس اور انتہائی پاکیزہ خوشبو مہک رہی ہے۔ حضرت ابراہیم نے کہا اے ملک الموت مومن اگر موت کے وقت اور کوئی کرامت اور آنکھوں کی ٹھنڈک نہ پائے تو اس کے لئے آپ کی اس حسین صورت کا دیدار کافی ہے۔ ملک الموت چلے گئے۔ حضرت ابراہیم اپنے رب سے عرض کرنے لگے میرے پروردگار تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے؟ مجھے یہ حالت دکھا دے تاکہ میں جان لوں کہ میں آپ کا خلیل ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تجھے یقین نہیں ہے؟ ابراہیم نے عرض کی کیوں نہیں لیکن یہ اس لئے عرض کیا ہے تاکہ تیرے خلیل ہو جانے پر دل مطمئن ہو جائے (2)۔

امام سعید بن منصور، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے الاسماء والصفات میں حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 59 2۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 60

سے روایت کیا ہے آپ نے یہ سوال کیا تھا تا کہ خلت کے ساتھ دل مطمئن ہو جائے (1)۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وَلٰكِنْ لِّيَطْمَىِٕنَّ قَلْبِيْ یعنی تا کہ میرا دل مطمئن ہو جائے اور میں جان لوں کہ جب میں دعا کروں گا تو تو قبول فرمائے گا اور جب میں سوال کروں گا تو تو عطا فرمائے گا (2)۔ سعید بن منصور، ابن جریر، ابن المنذر اور بیہقی نے الشعب میں مجاہد اور ابراہیم سے روایت کیا ہے کہ لِّيَطْمَىِٕنَّ قَلْبِيْ تا کہ میرے ایمان کو تقویت مل جائے (3)۔

امام عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن مردویہ اور بیہقی نے الاسماء والصفات میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم ابراہیم سے زیادہ شک کے حق دار ہیں کیونکہ انہوں نے کہا وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَىِٕنَّ قَلْبِيْ۔ اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے وہ مضبوط سہارے کی پناہ لیتے تھے۔ اور اگر میں قید خانہ میں اتنا رہتا جتنا کہ یوسف علیہ السلام رہے تھے تو میں بلانے والے کی دعوت قبول کرتا (4)۔

امام عبد الرزاق اور ابن جریر نے حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے وَلٰكِنْ لِّيَطْمَىِٕنَّ قَلْبِيْ، کے تحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اس آیت سے زیادہ امید افزا آیت میرے نزدیک قرآن میں اور کوئی نہیں ہے (5)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے پوچھا آپ کے نزدیک قرآن میں امید افزا آیت کون سی ہے؟ انہوں نے کہا یہ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (الزمر: 53)

" آپ فرمایئے اے میرے بندو! جنہوں نے زیادتیاں کی ہیں اپنے نفسوں پر، مایوس نہ ہو جاؤ اللہ کی رحمت سے"۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا میں کہتا ہوں یہ ارشاد امید افزا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو فرمایا تھا اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى اللہ تعالیٰ ابراہیم کی طرف سے بلیٰ کے قول سے راضی ہو گئے۔ یہ اس لئے کہ شیطان دلوں میں وسوسہ پیدا کرتا ہے (6)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت حنش بن ابن ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سلسلے سے روایت کیا ہے کہ جو چار پرندے آپ نے پکڑے تھے وہ یہ تھے، سارس، مور، مرغ اور کبوتر۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں، جو چار پرندے آپ نے پکڑے تھے وہ یہ تھے، مرغ، مور، کوا اور کبوتر۔

1۔ سنن سعید بن منصور، جلد 3، صفحہ 972
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 63،
3۔ سنن سعید بن منصور، جلد 3، صفحہ 971
4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 61
5۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 1 صفحہ 368 (332)
6۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 60

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے الشعب میں کئی طریق سے کے ذریعے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فَصُرْهُنَّ کا معنی قَطِّعْهُنَّ (ٹکڑے ٹکڑے کرنا) ہے(1)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فَصُرْهُنَّ نبطی زبان میں اس کا معنی چیرنا، پھاڑنا ہے(2)۔

ابن جریر نے عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ فَصُرْهُنَّ کا معنی نبطی زبان میں قَطِّعْهُنَّ ہے (یعنی ان کو ریزہ ریزہ کرو)(3)

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فَصُرْهُنَّ حبشی زبان کا کلمہ ہے، فرماتے ہیں اس کا معنی ہے کہ ان کو ریزہ ریزہ کرو اور ان کے خون اور پر خلط ملط کردو۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت العوفی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے فَصُرْهُنَّ کا معنی ہے ان کو باندھو اور ان کو ذبح کرو(4)۔

امام عبد بن حمید اور ابن المنذر نے حضرت وہب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قرآن میں ہر لغت کے الفاظ ہیں، پوچھا گیا رومی زبان کا کون سا لفظ ہے؟ فرمایا فَصُرْهُنَّ، (یعنی ان کو ٹکڑے ٹکڑے کرو)

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے البعث میں حضرت ابو جمرہ رحمہ اللہ کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ فرماتے ہیں اس کا معنی ہے ان کے پر کاٹ دو اور ان کے چار چار ٹکڑے کردو ہر چوتھائی کو زمین کی مختلف جگہوں پر رکھ دو پھر ان کو بلاؤ، یہ آپ کے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ فرمایا یہ مثال ہے بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرے گا(5)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ چار پرندے لے کر ذبح کرو پھر ان کے گوشت، پر اور خون غلط ملط کردو، پھر ان کو علیحدہ علیحدہ چار پہاڑوں پر رکھو(6)۔

امام ابن جریر نے عطاء سے روایت کیا ہے کہ فَصُرْهُنَّ کا معنی ہے اُضْمُمْهُنَّ یعنی انہیں ایک دوسرے کے ساتھ ملا دو(7)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت طاؤس عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سات پہاڑوں پر ان پرندوں کو رکھا اور ان کے سر اپنے ہاتھ میں پکڑ لئے اور آپ دیکھ رہے تھے کہ ایک ایک قطرہ دوسرے سے جڑ رہا ہے اور ایک ایک پر دوسرے سے جڑ رہا ہے حتی کہ وہ زندہ ہو گئے جب کہ ان کے سر نہیں تھے۔ پس وہ اپنے سروں کی طرف آئے اور ان میں داخل ہو گئے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے ثُمَّ ادْعُهُنَّ فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو اس

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 63 2۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 68 3۔ ایضاً 4۔ ایضاً
5۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 70 6۔ سنن سعید بن منصور، جلد 3، صفحہ 972
7۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 70

طرح بلایا باسم اِلٰہِ اِبْرٰھِیْمَ تَعَالَیْنَ۔

امام ابن جریر نے الربیع رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا یعنی وہ قدموں پر دوڑے ہوئے آئیں گے (1)۔

امام ابن المنذر نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مرغ، مور، کوا اور کبوتر کو پکڑا تھا، پس آپ نے ان کے سر، پر، قوائم کاٹ دیئے پھر آپ پہاڑوں کے پاس آئے اور چار پہاڑوں پر گوشت، خون اور پر ڈال دیئے، پھر آواز دی گئی اے توڑی ہوئی ہڈیو! اے بکھرے ہوئے گوشت اور کاٹی ہوئی رگو جمع ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہاری روحیں تمہارے اندر لوٹا دے گا، پس ہر ہڈی، دوسری ہڈی کی طرف جھپٹی، ہر پر دوسرے پر کی طرف اڑا، ہر خون کا قطرہ دوسرے قطرے کی طرف چلا حتی کہ ہر پرندے کا خون گوشت اور پر اکٹھا ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ تو نے مجھ سے سوال کیا ہے میں مردوں کو کیسے زندہ کروں گا، میں نے زمین کو پیدا کیا اور اس میں چار ہوائیں پیدا کیں شمال، صباء، جنوب اور دبور، حتی کہ جب قیامت کا دن ہو گا، صور پھونکنے والا صور پھونکے گا، زمین میں جو مقتول اور مردے ہوں گے سب اس طرح جمع ہو جائیں گے جیسے چار پرندے، چار پہاڑوں سے اڑ کر جمع ہوئے ہیں، پھر یہ آیت تلات فرمائی، مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ (لقمان: 28) ترجمہ "نہیں ہے تم سب کو پیدا کرنا اور مارنے کے بعد پھر زندہ کرنا (اللہ کے نزدیک) مگر ایک نفس کی مانند"۔

امام بیہقی نے الشعب میں حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اگرچہ یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرے گا لیکن خبر مشاہدہ کی طرح نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ چار پرندے پکڑو پھر انہیں ذبح کر کے ان کے پر نوچ لو، پھر ان کا ہر ہر عضو کاٹ لو، اس کے بعد ان کو خلط ملط کرو، پھر ان کے چار حصے کرو، ہر حصے کو ایک پہاڑ پر رکھو پھر ان سے دور کھڑے ہو جاؤ، پس ہر عضو دوڑ کر دوسرے عضو کی طرف گیا حتی کہ وہ برابر جسم بن گیا جیسا کہ ذبح کرنے سے پہلے تھے، پھر وہ آپ کے پاس دوڑتے ہوئے آئے۔

امام بیہقی نے مجاہد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ان کے پر اور گوشت نوچ لو اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر لو۔

امام بیہقی نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں فَصُرْهُنَّ، کا معنی ہے چیر پھاڑ کر ان کو ملا دو۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾

"مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں ایسی ہے جیسے ایک دانہ جو اگاتا ہے سات بالیں (اور) ہر بال میں سو دانہ ہو اور اللہ تعالیٰ (اس سے بھی) بڑھا دیتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے اور اللہ وسیع

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 69 2، ایضاً، جلد 3، صفحہ 70